مشکل معاملات میں انہی کو بلایا کرتے تھے۔'' [1]

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی علم وفہم اور ذہانت عطا کیے گئے تھے۔ میں نے نہیں دیکھا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کسی کو ابن عباس رضی اللہ عنہما پر ترجیح دی ہو۔''

نیز اسی مقام پر سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں لکھا ہے:

''جب انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات کی اطلاع دی گئی تو افسوس سے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مار کر فرمانے لگے: ''اوہو! سب لوگوں سے بڑا عالم اور سب لوگوں سے بڑا عقل مند فوت ہو گیا۔ اللہ کی قسم! ان کی وفات سے امت مسلمہ کو عظیم نقصان پہنچا ہے جو پورا نہ ہو سکے گا۔'' [2]

ابوبکر بن حزم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فوت ہوئے تو سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرمانے لگے:

''آج وہ شخصیت اس جہان سے رخصت ہو گئی کہ مشرق و مغرب کے سب لوگ علم میں ان کے محتاج تھے۔'' [3]

علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ کی کتاب ''الاستیعاب'' میں مجاہد سے رحمہ اللہ منقول ہے:

''میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے فتوے سے بہتر کوئی فتویٰ نہیں سنا، الّا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہو۔'' اسی قسم کے الفاظ قاسم بن محمد سے بھی مروی ہیں۔ [4]

---

[1] الطبقات لابن سعد: ٣٦٩/٢.

[2] الطبقات لابن سعد ٣٧٠/٢.

[3] الطبقات لابن سعد: ٣٧٢/٢.

[4] الاستیعاب لابن عبد البر: ٣٥٣/٢.

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں صحیح سند سے منقول ہے کہ آپ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بزرگ صحابہ کے برابر بٹھایا کرتے تھے اور فرماتے ''عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کے بہترین مفسر ہیں۔'' اور جب آپ ابن عباس کو آتا دیکھتے تو فرماتے:

''بزرگوں جیسا نوجوان آ گیا جسے اللہ تعالیٰ نے تحقیق کرنے والی زبان اور فہم و فراست والا دل عطا فرمایا ہے۔'' [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ:

صحیح بخاری میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کا ذکر یوں ہے:

((وَكَانَ أَخْيَرَ النَّاسِ لِلْمِسْكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، كَانَ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ، حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا الْعُكَّةَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ فَنَشُقُّهَا، فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا)) [2]

''مساکین کے لیے سب سے بہتر شخص جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ ہمیں گھر لے جاتے اور جو کچھ میسر ہوتا ہمیں کھلاتے حتیٰ کہ کبھی گھی کی تھیلی اٹھا لاتے، اگر اس میں زیادہ گھی نہ ہوتا تو تھیلی پھاڑ دیتے اور ہم تھیلی سے گھی چاٹ لیتے۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

''عکرمہ کے واسطے سے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ایک روایت، جسے امام ترمذی اور امام حاکم نے صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے، کے مطلق الفاظ بھی مندرجہ بالا روایات پر محمول ہوں گے۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

((مَا احْتَذَى النِّعَالَ، وَلَا انْتَعَلَ، وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا وَلَا رَكِبَ

---

[1] البداية والنهاية: ۱۲/۸۸.

[2] صحيح البخاري، فضائل اصحاب النبي ﷺ، باب مناقب جعفر بن أبى طالب الهاشمي رضي الله عنه، ح: ۳۷۰۸.